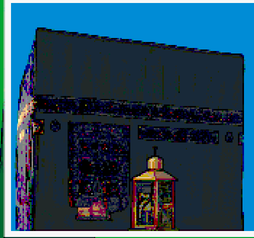
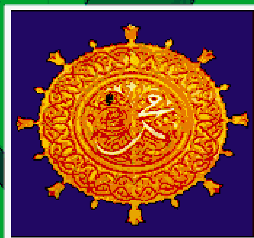
یا محمد محمد میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی









یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نائب حسان
حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

انتساب

مسکنِ محبوب

گنبدِ خضریٰ کے نام

صائم چشتی

نذرِ عقیدت

بحضور

باب مدینة العلم

حضرت علی علیہ السلام

صائم چشتی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

بن تیل دے دیوا بلدا ناں
بن پانیوں پودا پھل دا ناں
بن مُرشد کلمہ چلدا ناں
پڑھو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اِس رات دِی شان نرالی اے
ایہہ رات براتاں والی اے
بھر جانی جھولی خالی اے
پڑھو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اِس رات جو یار مَناون گے

جنت دے ٹکٹ کٹاون گے

جو منگن گے سو پاون گے

پڑھو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

جس جانا تے جِس آنا ایں

اِس رات حساب ہو جانا ایں

جے چنگا لیکھ لکھاناں ایں

پڑھو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اِس رات بنا لئو قسمت نوں

سجنوں چَمکا لئو قسمت نُوں

جاگو تے جگا لئو قِسمت نوں

پڑھو لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

اَج کھولے ربّ خزانے نے

اَج سب پلّے بھر جانے نے

رب بیڑے بنّے لانے نے

پڑھو لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

لے صائمؔ حُسن قرینے دا
اَج منگ لئو سفر مَدینے دا
رُخ کر لئو ٹھیک سفینے دا
پڑھو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

یامحمد محمد میں کہتا رہا

یامحمد محمد میں کہتا رہا نُور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے مِلاتا رہا آیتیں پھر جو دیکھا تو نعت نبی بن گئی

جو بھی آنسو بہے میرے محبوب کے سب کے سب اَبرِ رحمت کے چھینٹے بنے
ہوگئی رات جب زُلف لہرا گئی جب تبسم کیا چاندنی بن گئی

کِسقدر ظالمانہ عقیدہ ہے یہ مَر کے مٹی میں ہیں مصطفےٰ مِل گئے
مُصطفےٰ کی قسم اُن کے چھو کے قدم موت بھی ظالمو زندگی بن گئی

کِس قدر بے خبر یہ ہوئے دِین سے اَپنے جیسا ہے اُن کو بشر کہہ رہے
جن کی گردِ سفر بن گئی کہکشاں جن کی خاکِ قدم روشنی بن گئی

یہ تو مانہ کہ جنت ہے باغِ حسیں خوبصورت ہے سَب خُلد کی سَرزمیں
حُسنِ جنت کو جب بھی سمیٹا گیا سَرورِ اَنبیاء کی گلی بن گئی

جب چھڑا تذکرہ اُن کے رُخسار کا وَالضُّحیٰ کہہ دِیا وَالْقَمَر پڑھ لیا
سُورتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی نعت بھی ہوگئی بات بھی بَن گئی

کیوں اُلجھتا نبی کے غلاموں سے ہے روکتا کیوں درُودوں سلاموں سے ہے
کیا وہ کم تھا جو تیرے بڑوں نے کہا ؟ کیا مصیبت تجھے یہ نئی بن گئی

سَب سے صائمؔ زمانے میں مَعذور تھا سَب سے بیکس تھا بے بس تھا مجبور تھا
اُن کو رحم آ گیا میرے حالات پر میری عظمت مِری بے بسی بن گئی

مَدینہ آ گیا

میرا ساحل پر سفینہ آ گیا
میری آنکھوں میں مَدینہ آ گیا

اَشک بہنے سے ہی پہلے پی لئے
نعت کہنے کا قرینہ آ گیا

کیسے اَشکوں کی روانی روک لوں
دوستو ! حج کا مہینہ آ گیا

اُن کی رحمت اُن کی شفقت دیکھ کر
اَپنے جُرموں پر پسینہ آ گیا

کِس طرح رکھوں مَدینے میں قدم
جنت اعلیٰ کا زینہ آ گیا

اَنبیاء دیتے سلامی ہیں جہاں
مُجھ سا اُس در پر کمینا آ گیا

جاں فدا طیبہ کی صائمؔ یاد پَر
زہرِ غم پی کر بھی جینا آ گیا

نبی کی محفل سجی ہُوئی ہے

فضائے عالم مہک رہی ہے ، نبی کی محفل سجی ہُوئی ہے
سبھی پہ رحمت برس رہی ہے ، سبھی کی قسمت بنی ہُوئی ہے

فرشتے راہیں سجا رہے ہیں ، رسُول نعتیں سُنا رہے ہیں
حضور تشریف لا رہے ہیں ، نگاہِ عالم اُٹھی ہُوئی ہے

حَجر حَجر میں شَجر شَجر میں ، اِدھر اُدھر میں ثَمر ثَمر میں
سَحر کی جاں میں دِلِ قمر میں، اُنہی کی جَلوہ گری ہوئی ہے

کُھلے ہیں سَرکار کے خزانے ، بَنے ہیں سائل سبھی زمانے
سبھی کو خیرات مِل رہی ہے سبھی کی جھولی بھری ہُوئی ہے

خُدا کی رحمت کا ہے خزانہ ، رسولِ اکرم کا آستانہ
مِرے محمد کی پاک بستی کرم سے اُن کے گھری ہُوئی ہے

نظر میں جنت اُتار لینا ، دِلوں کے رستے سنوار لینا
ہَوائے طیبہ ہماری جانب ، سُنا ہے صائمؔ چلی ہُوئی ہے

آیتِ تطہیر کا

عکس ہے وَالَّیل اُن کے گیسُوئے شبگیر کا
رُخ مُجلّٰے ہے کتابِ حُسن کی تفسیر کا

چُھو کے پتھر اور خاکِ پاک طیبہ پاک کی
میں تو قائل ہو گیا ہوں پارس و اکسیر کا

جَلوۂ خورشید ہو یا طلعتِ نَجم و قمر
مُصطفٰے کا نور سرچشمہ ہے ہر تنویر کا

خواب میں آئے ہیں وہ یا رب نہ جاگوں عُمر بھر
خواب سے بَڑھ کر حسیں مَطلب نہیں تعبیر کا

میری قِسمت کو بدل دیں یا رسُولِ ہاشمی
آپ کے ہاتھوں میں ہے سب سلسلہ تقدیر کا

مُصطفیٰؐ و مُرتضیٰؑ شَبیرؑ و شَبّرؑ فاطمہؑ
ترجمہ پانچوں ہیں صائمؔ آیت تطہیر کا

فریاد کرتے کرتے

دَم گُھٹ رہا ہے میرا فَریاد کرتے کر تے
سب کُچھ ہُوں بُھول جاتا تجھے یاد کرتے کر تے

خانۂ دِل کو مَیں نے ویران کر لِیا ہے
ناکام حسرتوں سے آباد کرتے کرتے

مُجھ کو ہی مانگنے کا آیا نہیں سلیقہ
وہ تو نہیں ہیں تھکتے اِمداد کرتے کرتے

وَالّیل گیسوؤں کا قیدی بَنا ہیں لیتے
سَرکار قیدیوں کو آزاد کرتے کرتے

دَامِ اَجل میں اِک دِن آجاتے ہیں یقیناً
حِیلے ہَزار اپنے صَیّاد کرتے کرتے

شہرِ حَبیب کے بھی آثار مِل گئے ہیں
صائمؔ ہوس کی بستی بَرباد کرتے کرتے

سَرکار بچا لینا

آسان نہیں غم کی آتش کو بُجھا لینا
ہے کام فقط اَپنا چند اَشک بہا لینا

دُکھ دَرد کا مَارا ہُوں آخر تو تُمہارا ہُوں
آلام کے حلقے سے سَرکار چھڑا لینا

قلاّش ہُوں بے بَس ہُوں بَس آپ ہیں بَس میرا
حسنین ؑ کے صدقے سے طیبہ میں بُلا لینا

بس آپ کی رحمت نے ہر بار بچایا ہے
اِس بار بھی مُشکل سے سَرکار بچا لینا

گِر گِر کے سنبھلتا ہُوں ، گر جاتا ہُوں پھِر خود ہی
سَرکار کی عادت ہے گِرتوں کو اُٹھا لینا

بچنا ہے بہت مُشکل خالق کی عدالت میں
مجرم ہُوں بڑا مُجھ کو دامن میں چھپا لینا

صائمؔ کو عطا کی ہے سَرکار نے یہ نعمت
ہر اَشک کو پی لینا ، ہر غم کو دبا لینا

پہلا قدم حضور کا

کُچھ بھی نہ تھا جہاں میں گر ہوتا نہ دم حضور کا
عَرشِ علیٰ سے پار تھا پہلا قدم حضور کا

راہی جب عرش کا چلا پاسِ اَدب سے جھک گیا
سدرہ نشین دیکھ کر جاہ و حشم حضور کا

بچنے کی راہ تھی کہاں جائے پناہ تھی کہاں
مجھ کو اگر نہ تھامتا لُطف و کرم حضور کا

اُمت رسُولِ پاک کی ہوگی اِک آن میں بَری
دیکھا نہ جائے گا کبھی خالق سے غَم حضور کا

اُس میں جفا کیا گزر ، جُرم و خطا کا کیا گزر
دِل ہی تھا یارِ غار کا جب کے حَرم حضور کا

رُعب ِرسولِ پاک سے سجدے میں مُنہ کے بَل گرے
کلمہ پُکارتے ہُوئے وثن و صنم حضور کا

مُجرم تو بِالیقیں ہیں ہَم لیکن نہیں سزا کا غم
رَبِّ جلی کو واسطہ دے لیں گے ہَم حضور کا

مُجھ میں سدا کمی رہی ، گَردِ گُنہ جَمی رہی
پِھر بھی کرم ہُوا نہیں صآئمؔ پہ کم حضور کا

مِرے محمد کا نام آیا

سہارا سارے جہاں کا بن کر حبیبِ ربُّ الا َنام آیا
سِتارے سارے چلے گئے تو ہمارا ماہِ تمام آیا

بَنا کے اپنے کرم کا ہالا خُدا نے اُس کی بَلا کو ٹالا
کِسی کے جب بھی زبان و لَب پر، مِرے محمد کا نام آیا

تِرا مُبارک ہے گھر حلیمہؓ ،تِرا مُبارک سَفر حلیمہؓ
مِلا تھا جب چاند آمنہؓ کا ، خُدا کا تُجھ کو سلام آیا

رسُول سارے قطار باندھے کھڑے اَدب سے ہیں اُن کے پیچھے
نہ کوئی ایسا رسُول آیا نہ کوئی ایسا امام آیا

بلالؓ جنت کو جب چلیں گے صدا یہ ہو گی بروزِ محشر
جناں کی راہیں سجا دو ساری ، مِرے نبی کا غلام آیا

ہزارطوفان اُٹھ رہے تھے ہزار پہرے لگے ہُوئے تھے
بَنامِ احمد گزر گیا ہُوں ، ہے جب بھی مُشکل مقام آیا

مِرے تصور میں روزِ محشر کے جب نظارے سَما گئے تھے
سِوائے نعتِ نبی کے صلى الله عليه وسلم ، عمل نہ کوئی بھی کام آیا

شامِ اَبد تیرے لئے

شامِ اَبد تیرے لئے ، نُورِ سَحر تیرے لئے
ہیں رقص میں صُبح و مَسا شمس و قمر تیرے لئے

تُو مَظہرِ ذاتِ خُدا ، تُو شانِ ربِّ کِبریا
خالق نے ہر اِک چیز میں ڈالا اثر تیرے لئے

تُو مَقصدِ ربِّ جہاں تُو والئی کون و مکاں
اے جانِ جاں پیدا ہُوئے، یہ بحر و بَر تیرے لئے

بھُولے نہیں ہیں آج تک ،معراج کی وہ اِک جھلک
اب بھی سِتارے جاگتے ہیں رات بھر تیرے لئے

پیچھے رہے تھے انبیاء ، آخر رُکے جبریل بھی
کھلتے گئے تا لامکاں ، رحمت کے در تیرے لئے

تیرے سوا حق نے کیابند راہ تھا سب کے لئے
جاتا کوئی کیسے وہاں، وہ تھا سفر تیرے لئے

اہلِ قلم کے ذوق کی کیسے کروں مَیں شاعری
صائم کی ہر اِک سوچ ہے، اے سیمِ بَر تیرے لئے

مدینے کا کتنا مبارک سفر ہے

مدینے کی رَاہوں پہ قُربان جاؤں مَدینے کا کِتنا مُبارک سَفر ہے
نِگاہوں میں جلوے خیالوں میں جَلوے مَدینہ نظر میں مدینہ نظر ہے

خیالوں میں جَلوے سمائے ہُوئے ہیں نِگاہوں میں محبوب آئے ہُوئے ہیں
اِدھر باغِ جنت اُدھر رَشک جنت اِدھر اُن کی مسجد اُدھر اُن کا گھر ہے

ہے جنت سے بَڑھ کر بہَارِ مَدینہ سِتاروں سے بَڑھ کر غُبارِ مَدینہ
مَدینے کے ذرّوں کا کیا پُوچھتے ہو مَدینے کا ہَر ذرّہ رشکِ قمر ہے

ہے جنت کی جنت فضائے مدینہ قرارِ دِل و جاں ہوائے مَدینہ
مَدینے میں ہے نُورِ وَحدت کی بارش مَدینے میں حُسنِ خُدا جلوہ گر ہے

مَدینے میں ہے رحمتوں کا خزانہ مَدینے میں ہے بخششوں کا بہانہ
جُھکا عَرش بھی ہے مَدینے کی جانب مَدینے کی جانب ہی مِیزابِ زر ہے

اِسی آس پر میں جیئے جا رہا ہُوں سبھی اَشک اپنے پیئے جا رہا ہوں
خُدا جانے کِس روز پُوچھیں گے آقا کِدھر ہے گُنہگار صائمؔ کِدھر ہے

خیرات ملتی رہے گی

سلامت رہے دَر مِرے مُصطفٰے کا زمانے کو خیرات مِلتی رہے گی
نگاہوں میں جب تک رہے گا مَدینہ یہ اَشکوں کی سوغات مِلتی رہے گی

صدا آرہی ہے یہی لامکاں سے نہ حرکت میں آئے کوئی دوجہاں سے
اَبھی نُور سے نور مِلتا رہے گا اَبھی ذات سے ذات مِلتی رہے گی

رہے جاگتے رات بھر ہَم مسلسل مگر لیلۃ القدر پھر بھی نہ دیکھی
جنہیں اُن کے وَالَّیل گیسُو مِلے ہیں اُنہیں قدر کی رات مِلتی رہے گی

کلامِ خُدا ہے کلامِ محمد کلامِ محمد کلامِ خُدا ہے
کلامِ خُدا سے مِرے مُصطفٰے کی ہمیشہ ہر اِک بات مِلتی رہے گی

ہَمیں مَوت سے کیا ڈراتا ہے واعظ سَلامت رہے اُن کی جالی سُنہری
نئی زندگی عاشقانِ نبی کو بوقتِ مُلاقات مِلتی رہے گی

ہے جب تک مِرے مُصطفٰےؐ کا گھرانہ رہے گا یہ قائم سلامت زمانہ
سَدا بھیک صائم دَرِ پنجتن سے بفیضانِ سادات مِلتی رہے گی

جب گدائی مل گئی

مُصطفٰے کی جب گدائی مِل گئی
خیر سے ساری خُدائی مِل گئی

جس کے دَر کے ہیں بھکاری انبیاء
اُس سخی کی آشنائی مِل گئی

ماشاء اللہ حُسن، یُوسف ؑ کو ملا
مُصطفٰے کو ، دِلرُبائی مِل گئی

جب سے اُن کی زُلف کا قیدی بنا
قیدِ دُنیا سے رہائی مِل گئی

مُصطفےٰ کے دَر کی بَخشش کیا کہوں
عاصیوں کو پارسائی مِل گئی

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب کہا
میرے سینے کو صفائی مِل گئی

یاد جب آئی مَدینے کی ہوا
ہَر غمِ دِل کی دوائی مِل گئی

مثل اُن کی کون ہو صائؔم بھلا
جن کو حق سے مُصطفائی مِل گئی

مَدینے کی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہوں

نہ باغِ جناں ہے تصوّر میں میرے نہ باغِ عدن کی فضا چاہتا ہُوں
مَدینے کا سگ ہُوں مَدینے میں رہ کر مَدینے کی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہُوں

مُجھے کُچھ بتانے کی حاجت نہیں ہے سوالوں کی ہرگز ضرورت نہیں ہے
مِری جاں کے مَالک کو سارا پتہ ہے میں کیا مَانگتا ہُوں میں کیا چاہتا ہُوں

نظر جب بھی آئے بہارِ مَدینہ میں بن جاؤں پِس کر غُبارِ مَدینہ
یہی آرزو ہے یہی اِلتجاء ہے فقط اِس قدر یا خُدا چاہتا ہُوں

مِرے پاس ہو میرے اَشکوں کی ڈالی ہو پیشِ نظر اُن کے روضے کی جالی
کچھ ایسے ہی لَمحاتِ فرحت فزاء میں اِلٰہی میں وقتِ قضا چاہتا ہُوں

کرم ہے یہ صائمؔ مِرے مُصطفیٰ کا یہ اِحسان ہے خاتم الانبیاء کا
جو میرے لئے ہے بُرائی کا طالب میں اُس کا ہمیشہ بھلا چاہتا ہُوں

یاخُدا صدقے محمد ﷺ کے

مِری جھولی کو بَھر دے یا خُدا صَدقے محمد ﷺ کے
خطاکاروں پہ کر نظر عطا صَدقے محمد ﷺ کے

ہَمیں سارے جہاں میں یا اِلٰہی سُرخرو رکھنا
بَنام پنجتن مَولا ہَماری آبرو رکھنا
ہَمیں طُوفانِ عالم سے بچا صَدقے محمد کے

مَدینے پاک کی بَستی ہَمیں یاربّ دِکھا دینا
ہمَاری کشتیِ غم کو کِنارے پر لگا دینا
ہَمیں طوفانِ عالم سے بچا صَدقے محمد کے

مُرادیں سَب کی پُوری اَے خُدائے مہرباں کر دے
مسلمانوں کو مَولا کامیاب وکامراں کر دے
عَطا کر دے ہمارا مُدّعا صَدقے محمد کے

ہَمیں اپنی حقیقت سے اِلٰہی آشنا کر دے
محمد مصطفٰے کے عِشق کی دولت عَطا کر دے
اِلٰہی سَب کی بِگڑی کو بنا صَدقے محمد کے

رہے آباد محشر تک خُداوندا وطن میرا
بَنے نقشہ بہار جاوِدانی کا چمن میرا
گُلوں کو مُسکراہٹ سے سجا صَدقے محمد کے

سَراپا جُرم میں ڈُوبے ہُوئے ہیں ہَم گناہوں میں
بھٹکتے پھر رہے ہیں پُرخطر پُر پیچ راہوں میں
ہماری بَخش دے یاربّ خطا صَدقے محمد کے

شفاعت مُصطفےٰ کی حشر میں یارب عطا کرنا
اَسیرانِ اَلم کو قیدِ کلفت سے رہا کرنا
جو ہیں بچھڑے ہُوئے اُن کو مِلا صَدقے محمد کے

ہماری دَرد میں ڈُوبی ہُوئی یارب صدا سُن لے
بتُولِ پاک کے صَدقے سے صآئم کی دُعا سُن لے
غُلامِ پنجتن ہَم کو بَنا ، صَدقے محمد کے

مِرے محمد کا نورِ اعظم

مِرے محمد کا نورِ اعظم جہاں کی ظلمت مٹا رہا ہے
کریم میرا مَدینے والا سبھی کی بگڑی بنا رہا ہے

کھلے خزانے کھلی سخاوت کُھلے ہیں دست ِکرم سَخی کے
سبھی کو خیرات مِل رہی ہے وہ آ رہا ہے یہ جا رہا ہے

نظامِ عالم اُلٹ رہا ہے، جفا کا حلقہ سمٹ رہا ہے
وہ پیچھے سُورج پلٹ رہا ہے، یہ چاند قدموں میں آ رہا ہے

کہاں کہاں سے تو روک لے گا ہے ذکر اُنکا وَرَفَعنَالَکَ ذِکرَکْ
زمیں بھی اُن کی ثناء ہے کرتی فلک بھی نعتیں سُنا رہا ہے

یہاں تو اِنکار کر رہا ہے تُو میرے محبوب کی عطا کا
پتہ چلے گا بروزِ محشر ، کہ کون کوثر پلا رہا ہے

تُو اُن کے مِیلاد کی محافل سے جَل رہا ہے جُھلس رہا ہے
بَروز مِیثاق آپ مِیلاد جن کا خالق مَنا رہا ہے

تِری جہالت کا ہے یہ عالم خُدا سے اُنکو جُدا ہے کہتا
جو اپنی اُمت کے عاصیوں کا خُدا سے رشتہ مِلا رہا ہے

اِدھر اُدھر کو بھٹکنے والو، کہاں سے لاؤ گے کون دے گا
خُدا کے بندو جہان سارا ، اُنہیں کا صدقہ تو کھا رہا ے

جہاں کی قسمت جگانے والے مَدینے والے ہیں آنیوالے
دلیل ! آمد کی بن کے صائم سحابِ اَنوار چھا رہا ہے

مصیبتوں میں گھرا ہوا ہوں میں ٹھوکروں سے گرا ہُوا ہوں
سنبھال مجھکو خزاں رسیدہ چمن بھی آ کے نکھار میرا

یہ مانا لائق نہیں ہے صائم کہ ہو گداؤں میں نام اِس کا
بنا لیں سگ ہی سگوں کا اپنے کہیں تو کر لیں شمار میرا

تیرے بعد

بَزمِ کونین سجی میرے شہا تیرے بعد
نور سارے ہیں بنے نورِ خُدا تیرے بعد

تیری تصویر بنائی تو قلم ٹوٹ گیا
تجھ سا پھرکس کو کہوں تیرے سوا تیرے بعد

راہیں سب کھول بھی دیں، عرشِ علیٰ کی تو نے
اُس طرف پھر بھی کوئی جا نہ سکا تیرے بعد

اُس کو کذّاب کہوں ثانیِ ابلیس کہوں
جس نے بھی دعویٰ نبوّت کا کیا تیرے بعد

تیرے ہونے سے ہی ہونا ہے جہاں کا آقا
تیرا ہی حُسن ہے سَب جلوہ نُما تیرے بعد

تُو ہی حاصل ہے محبت کا محبت بھی ہے تُو
کِس کو محبوب شہا حق نے کہا تیرے بعد

بعد خَالق کے بڑائی ہے تمامی تیری
جِس کو بھی کوئی مِلا رُتبہ مِلا تیرے بعد

کِس طرح محض بَشر، کہہ دوں میں تُجھ کو آقا
پیکرِ حضرتِ آدمؑ ہے بَنا تیرے بعد

جب اَلَسْتُ کا تھا فرمان کیا خالق نے
سارے نبیوں نے بَلٰی آقا کہا تیرے بعد

تُو ہی مَمدوحِ خُدا بھی ہے محمد تُو ہے
کِس کی صائمؔ یہ کرے مَدح و ثناء تیرے بعد

یانبی آپ ہیں

سَرورِ سَروراں ، تاجدارِ زماں خاتم الانبیاء یانبی آپ ہیں
رحمت دوجہاں ، نازشِ مہوشاں مَظہرِ کِبریا ، یانبی آپ ہیں

آپ کی ذات ہے باعثِ کُن فکاں آپ کا نام ہے راحت قلب و جاں
آپ کا شہر ہے رَشکِ باغ جناں حُسنِ قُدرت نُما ، یانبی آپ ہیں

آپ کا دَر ہے ، دَربارِ ربُّ العُلےٰ آپ ہیں سارے عالم کے مُشکل کُشا
آپ کے دَر کا ہے سارا عالم گدا سَب کے حاجت رَوا یانبی آپ

ہیں آپ کا اِسم ہے اِسمِ اعظم شہا آپ کے دَم سے ہے حُسنِ عالم شہا
آپ ہیں فخرِ عیسیٰؑ و آدمؑ شہا اِبراہیمیؑ دُعا ، یانبی آپ ہیں

آپ کی ذات ہے آقا مختارِ کُل آپ خَیر الوریٰ آپ ختم الرُّسُل
عشق کی اِبتداء آپ کی ذات سے حُسن کی اِنتہا ، یانبی آپ ہیں

دوجہاں میں ہے آقا ضیاء آپ کی شرحِ وَالّیل زُلفِ دوتا آپ کی
ذَاتِ حق بھی ہے مِدحت سَرا آپ کی حق کے مِدحت سَرا ، یانبی آپ ہیں

دُور طیبہ سے یہ صائمِ غَم زدہ ہجر میں روز و شَب ہے شَہا رو رہا
بہرِ مَولا علی سُن لے میری صَدا میرے غم کی دَوا یانبی آپ ہیں

اَشکوں کی روانی کیا کہنا

اے رحمت ِعالم رَحمت کی اتنی اَرزانی کیا کہنا
اُمت کیلیئے یوں آٹھ پہر اَشکوں کی رَوانی کیا کہنا

مولا سے ہمارے جُرموں کی رو رو کے معافی مانگتے ہیں
اُمت پہ کرم کی یہ بارش ظِلِ سُبحانی کیا کہنا

ہر مُشکل حَل فرماتے ہو ، ہر دُکھیا اور فریادی کی
اے منبَعٔ رحمت صلِّ علیٰ یہ فیض رسانی کیا کہنا

ہَر آنکھ میں آنسُو آتے ہیں دِل ٹکڑے ہو ہو جاتے ہیں
دَردوں کی کتابیں کھلتی ہیں طائف کی کہانی کیا کہنا

یہ دَرد نہاں یہ اَشک عیاں، یہ زخمی جگر یہ قلبِ تپاں
محفُوظ ہے صائمؔ طیبہ کی اِک ایک نشانی کیا کہنا

مِرے مصطفےٰ کی دُعا ہو گئی ہے

محمد کی زُلفوں کو بوسا دیا تو مُعطّر یہ ساری فضا ہو گئی ہے
خطا کار کیوں اَب نہ خوشیاں مَنائیں مِرے مُصطفےٰ کی دُعا ہو گئی ہے

وہ چاہیں تو خادم کو آقا بَنائیں وہ چاہیں تو کعبے کو قِبلہ بَنائیں
خُدا کی رضا بھی اُدھر جا رہی ہے جِدھر مُصطفےٰ کی رضا ہو گئی ہے

میں کیوں نہ اُنہیں مُشکلوں میں پکاروں میں کیوں نہ مُقدر کو اپنے سنواروں
وظیفہ کیا جَب سے اِسمِ نبی کا مِری دُور ہر اِک بلا ہو گئی ہے

یہ لَفظوں کی ہے تیرے دَر پر سلامی تِری نعت ہے تیرا اِسمِ گرامی
مری نعت سَرکار مَقبول کرنا تِرے نام سے اِبتداء ہو گئی ہے

یہ تیری عنایت یہ تیرا کرم ہیں مِری سجدہ گہ تیرا نقشِ قدم ہے
مِرے اَشک پلکوں سے آگے بڑھے ہیں نَمازِ محبت اَدا ہو گئی ہے

مَدینے کی یادوں کا جھرمٹ لگا ہے نظر رو رہی ہے جِگر پھَٹ رہا ہے
میں احوالِ غَم کو بیاں کر رہا ہوں خطا پر یہ کیسی خطا ہو گئی ہے

مِرے اَشک بہتے ہیں چشم جہاں سے مَیں سُنتا ہوں غَم اپنے سَب کی زُباں سے
مَدینہ کی یادوں پہ قربان صائمؔ یہ دُنیا مِری ہمنوا ہو گئی ہے

مدینے کی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہے

نہ شاہی نہ مُلک و حکُومت نہ شَوکت نہ جنت نہ ارض و سماء چاہتا ہے
کِسی بھی محبت کے مارے کو دیکھو مَدینے کی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہے

کہاں مارے مارے ہو پھِرتے گداؤ مِرے پیارے آقا کے روضے پہ آؤ
محمد کے صَدقے سے مانگو خُدا سے خُدا مُصطفٰے کی رَضا چاہتا ہے

دَرِ مُصطفٰے ہے کرم کا خزانہ وُہیں سے ہے پاتا مُرادیں زمانہ
مِلی ہے غُلامی جِسے مُصطفٰے کیوہ کب اور اِس کے سِوا چاہتا ہے

نِکل جائے گا بحرِ غم سے سفینہ تَصوّر میں ہے مُصطفٰے کا مَدینہ
خیالِ مَدینہ میں ڈُوبا ہے صائمؔ اے قلبِ حزیں اور کیا چاہتا ہے

مدینے کی یاد

اُردو ماہیا

فرقت کا مہینہ ہے
طیبہ کے سِوا جینا کس کام کا جینا ہے

پُر درد دُعا بن کر
برسو بھی مِرے اشکو ساون کی گھٹا بن کر

اَشکوں کی روانی ہے
ہر اشک کے دامن میں طیبہ کی کہانی ہے

پُر کیف ہواؤں میں
جنت ہے اُتر آئی طیبہ کی فضاؤں میں

سرکار کرم کیجئے

ہم ہجر کے ماروں کو طیبہ میں بلا لیجئے

ذرّے بھی ستارے ہیں

ہر طرف مدینے میں خالق کے نظارے ہیں

رحمت کے سفینے میں

لے جائے خدا سب کو اِس بار مدینے میں

ارمان مچلتے ہیں

طیبہ کے تصور میں گر گر کے سنبھلتے ہیں

کب اذنِ سفر ہوگا ؟

صائمؔ کی دُعاؤں میں کب پیدا اثر ہو گا

حُسنِ محبوب

اُردو ماہیا

والفجر حسیں چہرہ
والّیل تِری زُلفیں ، یٰسین تِرا سہرا

والنجم کی مانگ بھری
محبوب کی خالق نے جب چاہی تھی جلوہ گری

والشّمس ہے پیشانی
خورشید پہ غالب ہے رُخسار کی تابانی

زُلفوں کی آرائش ہے
ہر طرف محمد کے جلووں کی نمائش ہے

مخمور تِری آنکھیں

قوسین ہیں دو ابرُو دو نُور تِری آنکھیں

عُنوان مُبارک میں

مَازاغ کا کاجل ہے چشمانِ مُبارک میں

تُو حق کا ہَے آئینہ

وجہُ اللہ تِرا چہرہ مِشکوٰۃ تِرا سینہ

خلقت ہے فدا ساری

کونین میں ہوتی ہے جلووں کی ضیاء باری

اُن سے ہے جہاں قائم

دُنیا کے حسیں سارے اُن پر ہیں فدا صائمؔ